بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔16 | نگران: مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف۔ مدیر: نعیم احمد نیرّ۔ ماہ صلح ، 1390 ہجری شمسی۔ بمطابق جنوری 2011ء | شمارہ نمبر 1

معاونین۔ شمس الحق، عبدالقیوم کھوکھر۔ ترجمہ و تلخیص۔ محمد یونس بلوچ، مرزا عبدالحق۔ کمپوزنگ۔ شبیر احمد، ریاض احمد سیفی، کاشف محمود، گرافک۔ طارق محمود۔ پروف ریڈنگ۔ م شاہین، ابوالفہیم

قرآن کریم

ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔

۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمیں بتاؤ کہ وہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔

۵۰۔ وہ صرف ایک اچانک عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو ان کو آ پکڑے گا اور وہ بحثوں میں ہی لگے ہوئے ہوں گے۔

۵۱۔ اس وقت نہ تو وہ ایک دوسرے کو کوئی نصیحت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کی طرف واپس جا (کر ان کو سمجھا) سکیں گے۔ (سورۃ یٰسین)

حدیث

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: ''میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔'' (صحیح مسلم جلد اوّل، نور فاؤنڈیشن۔ صفحہ 67)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا گُر:۔ فرمایا: توبہ استغفار کرنی چاہیے، بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے، سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ (ملفوظات جلد ۹، صفحہ ۳۷۲)

مشہور جرمن احمدی مسلمان, شاعر و ادیب
محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش وفات پا گئے

مشہور جرمن احمدی مسلمان شاعر و ادیب محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب وفات پا گئے۔

مورخہ ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو دُنیائے احمدیت میں یہ خبر نہایت غم و اندوہ سے سنی گئی کہ مشہور جرمن احمدی مسلمان شاعر و ادیب محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب فرنکفرٹ جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن آپ جماعت احمدیہ عالمگیر کے علاوہ دوسرے حلقوں میں بھی مقبول و محبوب تھے۔ اِس لئے نہ صرف دنیائے احمدیت بلکہ دنیائے صحافت میں بھی اس خبر سے غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔

آپ کی پیدائش ۱۹۴۶ء میں جرمنی کے شہر Chemnitz میں ہوئی۔ پورا نام Paul-Gerhard Hübsch تھا۔ تثلیث کدہ میں آنکھیں کھولنے کے باوجود آپ کو خالق ازل، واحد و یگانہ کو پانے کی جستجو تھی اور بالآخر اسی تلاش کے سبب ہادیٔ مطلق نے آپ کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر دی اور آپ نے اسلام احمدیت کو قبول کر لیا۔ مسجد نور فرنکفرٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ایک نظر نے آپ کی کایا پلٹ دی۔ آپ کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب آ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ہاتھ پر دستی بیعت کی اور تا دم واپسی عہد بیعت کو بخوبی نبھاتے رہے۔ حضورؒ نے آپ کا نام ہدایت اللہ رکھا۔ اسی مسجد نور میں آپ نماز جمعہ کے امام تھے۔ گھر میں اپنے بچوں کو باقاعدہ نماز باجماعت پڑھاتے۔ دو بیویوں سے آپ کے آٹھ بچے ہیں۔

آپ ایک عالم باعمل تھے۔ قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے باریک در باریک راستوں پر چلنے کی کوشش کرنا آپ کا نہ صرف اپنا شعار تھا بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنا آپ کے لائحہ عمل میں شامل تھا۔ سچّائی کو گہرائی سے پانے کے بعد دوسروں کو یہ لعل و گہر تقسیم کرنے کے لیئے آپ کی طبیعت میں ایک اضطراب سا رہتا تھا۔ کسی کی چھوٹی سی غیر اخلاقی حرکت یا بے عملی سے بھی آپ کی طبیعت میں جلال آ جاتا تھا مگر آپ میں چند لمحوں کی یہ تبدیلی صرف غیرتِ دین کی وجہ سے ہوتی تھی ورنہ عام طور پر آپ خاموش رہتے اور زیر لب ذکر الٰہی میں مصروف نظر آتے تھے۔ جذب کی یہ حالت دیکھ کر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس زمانے میں جسے مجذوب کی تلاش ہو وہ آپ کو دیکھ لے۔ آپ بہت متوکل اور دُعا گو تھے اور خلافت احمدیہ کی برکت سے دُعاؤں کی قبولیت پر آپ کو پختہ یقین تھا۔ اس چھوٹے سے کالم میں ہم آپ کے قبولیت دُعا کے واقعات سمیٹنے سے معذور ہیں مگر انشاء اللہ آئندہ اس کے تذکرے احباب اپنے مضامین میں کرتے رہیں گے۔

آپ ایک لمبے عرصے تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس سوال و جواب میں ترجمان کے فرائض ادا کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ پہلے پہل تو اتنی

باقی صفحہ ۲ پر

جرمنی میں نئے سال کا آغاز دُعاؤں و نماز تہجد سے کیا گیا
خدام الاحمدیہ نے جرمنی بھر میں یوم صفائی منایا

نئے سال کا آغاز باقی دنیا کی طرح جرمنی میں بھی نئے سال کے پہلی رات دھماکوں، پھلجھڑیوں، پٹاخوں سے ہی کیا گیا اور لوگ رات کے آخری پہر تک شہروں و قصبوں میں جگہ جگہ جمع ہو کر خوب ہنگامہ کرتے رہے۔ اگرچہ بے حیائی ان ترقی یافتہ ممالک کے تمدّن کا حصہ بن چکی ہے مگر اس رات تو ایسے لگتا ہے جیسے حکومت نے اس کا پروانہ جاری کر دیا ہو۔ اس طرح تمام رات غل غپاڑہ کر کے نئے سال کا استقبال کیا گیا۔ تاہم دوسری طرف جرمنی میں للّٰہی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے ممبران نے نیا سال شروع ہوتے ہی سجدۂ شکر ادا کیا، نفل پڑھے، اپنے خدا کے حضور جھکے اور دعائیں کیں اور ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کیں جو اس وقت غل غپاڑے میں مصروف تھے نیز باقی دنیا کے لئے بھی اپنے مولیٰ سے امن و سلامتی مانگی۔ رات کے پچھلے پہر جب باقی دنیا تھک کر سو چکی اور خواب غفلت میں چلی گئی تو یہ خدا کے بندے مساجد و نماز سنٹر میں جمع ہوئے اور نماز تہجد ادا کی۔ جس میں کثرت سے نوجوان شامل ہوئے۔ نماز فجر کے بعد یہ ''بندگانِ خدا'' اپنے اپنے شہروں میں گروپوں کی صورت میں ان جگہوں پر پہنچ گئے جہاں رات لوگوں نے خوب ہنگامہ برپا کیا تھا اور اب یہاں ہر طرف شراب کی ٹوٹی ہوئی بوتلیں، پٹاخوں کے ادھ جلے کاغذ اور خول بکھرے پڑے تھے۔

شہر کی انتظامیہ سے پہلے سے لی گئی اجازت کے مطابق ان جگہوں پر صفائی کی گئی۔ کاغذ، لکڑی و پلاسٹک وغیرہ کو یہاں سے اُٹھایا۔ نوجوانوں نے بڑی محنت و شوق کے جذبہ سے یہ کام کیا۔ اس کام کو اپنے آقا کے عطا کیئے ہوئے نام کے مطابق خدام احمدیت ''وقارِ عمل'' کہتے ہیں۔ صبح سویرے منفی دس تا بارہ ڈگری (-12c) درجہ حرارت میں جہاں دنیا کے باسی خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے یہ بندگان خدا اسی کی حمد کا ورد کرتے ہوئے، اُسی کی خاطر بڑے وقار سے نظافت قائم رکھنے میں شہری انتظامیہ کی مدد کر رہے تھے۔ یہی حقیقی Intigration ہے نہ کہ بے ہودگی میں ساتھ دینا معاشرے کے لیئے کوئی فائدہ مند بات ہے۔ اگرچہ آج صبح ہر طرف ہو کا عالم طاری تھا مگر اِکا دُکا جو صبح صبح اپنی لازمی ڈیوٹی پر جا رہے تھے، یہ دیکھ کر حیرت کی تصویر بنے جا رہے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کس دُنیا سے آئے ہیں۔ ان کو تو انتظامیہ شائد دوگنا اُجرت دے رہی ہوگی۔ مگر جب انہیں معلوم ہوتا کہ یہ انسانیت کی خدمت کی خاطر کام کر رہے ہیں۔ تو وہ حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتے کیونکہ یورپ میں ''کام'' اور بغیر معاوضے کے، اسکا تصور نہیں پایا جاتا۔

بقیہ۔ وفات ہبش صاحب

روانی نہ تھی مگر حضورؒ کی شفقت وتوجہ اور دُعا سے آپ کے اندر ایسی تبدیلی آئی کہ حضورؒ کے بیان فرمودہ جواب میں چاہے کتنی ہی طوالت ہوتی اُسی روانی سے مسلسل ترجمہ کرسکتے تھے۔ترجمہ کرتے وقت آواز میں جذب پنہاں ہوتا۔حضورؒ آپ کی دلجوئی فرماتے اور آپ سے بہت محبت کا سلوک فرماتے۔

تبلیغ کا جذبہ جنون کی حد تک تھا اور اس کام میں آپ کو بہت ملکہ حاصل ہو گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروانے کے فرائض انجام دیتے۔آپ جرمنی بھر میں منعقد ہونے والی تبلیغی میٹنگز میں کثرت سے شامل ہوتے،اسلام احمدیت کا دفاع کرتے اور تا دم واپسیں اس کام میں مشغول رہے۔دینی مجالس کے علاوہ دوسری مجالس سے آپ پرہیز کرتے۔آجکل جامعہ احمدیہ جرمنی میں طلباء کو جرمن زبان پڑھا رہے تھے۔

قادیان اور ربوہ سے بے حد محبت تھی۔اس کا اثر آپ کے منظوم کلام میں بھی ملتا ہے۔سرسبز وشاداب وادیوں کے پروردہ کیلئے ان بظاہر خشک پتھریلی پہاڑیوں اور تنگ گلیوں میں بھلا کیا کشش ہوسکتی تھی؟ آپ کی اِس والہانہ محبت کی وجہ سوائے رضائے الٰہی کے اور کچھ نہ تھی اور اسی کے حصول کی خاطر علوم روحانی کی اِن چشمہ گاہوں سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے آپ اکثر وہاں جاتے تھے۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر نہیں رہ سکتی اسی طرح آپ جلسہ سالانہ پر جائے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔لنگر خانے میں روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے اتنے شوق سے کھاتے جیسے کوئی نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہو۔جلسے سے واپسی پر دوستوں کے لیئے بھی یہ تبرک بطور تحفہ لے کر آتے۔

شاعرانہ مزاج شروع سے ہی ودیعت تھا۔اسلام لانے سے پہلے اپنی نظموں کی بدولت آپ نوجوانوں میں مقبول تو تھے ہی، اسلام احمدیت میں آنے کے بعد آپ کی صوفیانہ شاعری نے نوجوانوں کے دل موہ لیئے۔حقیقت یہ ہے کہ آپ سینکڑوں دلوں کی دھڑکن تھے۔آپ کی مخصوص صوفیانہ اور مجذوبانہ شخصیت نے ہزاروں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔معاشرے کے زخم خوردہ دلوں کے لیئے آپ مرہم تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر کثرت سے ای میلز اور خطوط موصول ہوئے جن سے گہرے غم کے تاثرات عیاں تھے۔آپ کا نام ان حلقوں میں ہمیشہ احترام اور عقیدت سے لیا جائے گا۔

جرمن ادب میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔آٹھ سال تک مصنفین کی تنظیم کے صدر بھی رہے اور بہت مقبول تھے۔خود بھی کئی کتب کے مصنف تھے اور متعدد کتابوں کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔لمبے عرصے تک جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکریٹری رہے۔مصنفین و صحافیوں کو آپ سے جو گہری عقیدت تھی اس کا اندازہ اس بھی لگایا جاسکتا ہے کہ تدفین کے وقت ان کی بھاری تعداد وہاں موجود تھی اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتے وقت شدّتِ غم کے جذبات سے کئی اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکے۔

مذاہب کے بارے میں جرمن ٹیلی ویژن اسٹیشنز پر کوئی پروگرام ہو آپ کو اسلام کی نمائندگی میں بلایا جاتا تھا۔آپ لگی لپٹی رکھے بغیر صاف و کھری بات کہتے تھے۔آپ کے طرز استدلال اور دلائل کے آگے کسی کی پیش نہ جاتی تھی۔آخر پسپائی کے ڈر سے میڈیا کی اسلام دُشمن طاقتوں نے بائیکاٹ کا سہارا لیا اور آپ پر اپنے دروازے بند کردیئے مگر دراصل اس طرح اپنی شکست کا اعتراف کرلیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپکی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ کی خوبیوں کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا اور آپ کی خلافت سے وفا ومحبت اور اطاعت کی تعریف فرمائی۔

کچھ سال پہلے غیر ملکی دورے کے دوران آپ دل کے حملے سے شدید علیل ہوئے مگر معجزانہ طور پر شفا پائی اور پھر سے خدمت دین میں مصروف ہوگئے۔وفات کے دن معمول کے مطابق گھر والوں کو نماز فجر باجماعت پڑھائی۔ضروری ڈاک دیکھی۔کسی کا کچھ قرض دینا تھا،نقدی لفافے میں ڈالی اور اوپر نام لکھ کر میز پر رکھ دیا حالانکہ عام طور پر قرض کی ادائیگی خود جا کر کیا کرتے تھے۔اِس کے بعد معمول کے مطابق کچھ آرام کی خاطر لیٹے اور اسی دوران اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

مورخہ ۸ جنوری کو شہر گروس گیراؤ میں واقع اسکول کے بڑے ہال میں خطبہ جمعہ میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے آپ کی جماعت کے لیئے خدمات کی تعریف کی نیز آپ کی سیرت کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔نماز جمعہ کے بعد محترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لنڈن نے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی نمائندگی میں بھجوایا تھا،نماز جنازہ پڑھائی جرمنی بھر سے ہزاروں احباب نے شرکت کی۔آپ موصی تھے۔اگلے دن بروز ہفتہ فرنکفرٹ کے جنوبی قبرستان میں تدفین ہوئی۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس محسن بزرگ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور آپکے درجات بلند کرتا چلا جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے،آپ کے نیک نقش قدم پر چلنے اور خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین۔

شہد کے فوائد

قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے کہ خدا نے شہد کی مکھی پر وحی نازل کی۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق الہام سے مشرف ہوئی ہے۔الہام کی مختلف صورتیں ہیں سب سے اعلیٰ صورت زبانی الہام کی ہے اور جانور، کیڑے، مچھلی اور ہر قسم کی مخلوق جبلّت سے صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں جو خدائی ہدایت کا ذریعہ ہے۔حتیٰ کہ انسانی بچہ بھی علت العلل ہی کے باعث اپنی ماں کے پستان کی طرف رجوع کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تمام علوم کا ماخذ ومنبع ہے۔ وہی ذات ہے جو زندگی دینے والی اور تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

وجدان INTUTION الہام کی ایک دوسری صورت ہے۔بعض دفعہ ایک مسئلہ دماغ میں بجلی کی چمک کی طرح یا آسمان پر ٹوٹے ہوئے ستارہ کی طرح یک لخت سمجھ میں آجاتا ہے۔وجدان کو ہمیشہ قبول کرو۔چاہے اس کے برعکس کتنی بھی وجوہات نظر آتی ہوں، یہ دوسری دنیا سے آتا ہے جبکہ عقل محض دماغ کی پیداوار ہے۔

شہد قدرت کی عطا کردہ ایک نہایت عمدہ غذا ہے جس میں وٹامن، معدنیات اور شفا بخش خواص ہیں جسمانی نظام میں یہ داخل ہوکر ہمیں قوت بخشتا ہے۔

گرم پانی میں ایک چمچہ شہد ڈال کر پینا تھکاوٹ دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔.....

شہد ایسی چیز ہے جو نظام جسم میں فوراً گھل جاتا ہے اور جسم کے ہر خلیہ (سیل) کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ شہد کی عادت بھی نہیں پڑتی ہے۔

..... شہد کی ایک بوتل اسی رقم سے خریدی جاسکتی ہے جس سے سگریٹ کا ایک پیکٹ خریدا جاتا ہے۔

شہد نہ صرف ایک مفید غذا ہے بلکہ کلامِ الٰہی کے مطابق اس میں طبی خصوصیات بھی ہیں۔ویسے تو اس کی میڈیکل خصوصیات بہت سی ہیں لیکن وہ شخص جو غذا کے ساتھ روزانہ شہد کھاتا ہے وہ کبھی قبض کی شکایت نہیں کرے گا۔ شہد میں قدرتی مٹھاس ہے جبکہ سفید چینی کو ''موت کا پھندا'' کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں سے غذائیت کے وہ مادّے نکال لئے جاتے ہیں جو کہ ''بھوری چینی'' میں پائے جاتے ہیں۔سفید چینی سے قبض ہوتی ہے جبکہ براؤن شوگر سے معدہ صاف ہوتا ہے۔

شہد بچوں کے لئے از حد مفید ہے اور اس سے بچوں کو اسہال کی بیماری نہیں لگتی۔اگر بچے کو قبض ہوجائے تو دودھ میں شہد ملا کر دیں۔یہ مؤثر علاج ہے۔بعض بچے رات کو سوتے میں بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں رات کو شہد دینے سے یہ بیماری دُور ہوجاتی ہے۔گرم پانی اور شہد اتنا ہی کھانسی کے لئے اچھا ہے جتنا کہ کھانسی کی دوائی۔اس سے جوڑوں کو آرام ملتا ہے اور نیند خوب آتی ہے اس لئے یہ نیند نہ آنے کا بھی علاج ہے اور جو بچے رات کو ڈر کے مارے روتے ہیں یہ اس کا بھی علاج ہے۔

شہد Germs کو بھی مارتا ہے اور زخموں پر لگانا بھی اچھا ہے اس سے زخم اور جلے ہوئے جسم کے حصے جلد مُندمل ہوجاتے ہیں۔اندرونی طور پر جوڑوں کا دَرد اور سوجن بھی اس سے اچھے ہوجاتے ہیں۔کسی نے شاید ٹھیک ہی کہا ہے کہ شہد جوڑوں پر زبردست اثر کرتا ہے۔

مضمون ہٰذا کے ختم ہونے سے قبل مندرجہ ذیل مشاہدات قابلِ غور ہیں:-

(ا) شہد کی مکھیاں پالنے والے لوگوں کو گُردوں کی تکلیف نہیں ہوتی۔

(ب) شہد کی مکّھیاں پالنے والوں کا رنگ صاف اور نظر اچھی ہوتی ہے۔

(ت) جو لوگ شہد کھاتے ہیں ان کو سرطان اور اعصابی بیماری نہیں ہوتی۔

دُنیا میں کیڑوں کی اَن گنت اقسام ہیں قرآن حکیم نے صرف ایک شہد کی مکھی کا ذکر کیا۔خدا تعالیٰ نے اس کیڑے پر اپنی خاص نظرِعنایت فرمائی یہ اس لئے زبردست مخلوق ہے اور جو رزق اس کے پیٹ سے نکلتا ہے وہ بھی زبردست غذا ہے۔

قرآنِ مجید کی ایک سُورۃ کا نام بھی النّحل یعنی شہد کی مکّھی ہے۔آؤ ہم اس دنیا کے شہد سے لطف اُٹھائیں اور دعا کریں کہ ہم سب مسلمان آنے والی دنیا کے شہد سے بھی متمتّع ہوسکیں۔

(ماخوذ از کتاب ''عظیم زندگی''، صفحہ 100 تا 102، مصنف: بشیر احمد آرچرڈ، مرحوم)

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔اگر اصلاح نہ پائیں گی۔تو انسان کو غلام کرلیں گی۔علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہوکر شیطان ہوجاتے ہیں۔متقی کا کام اُن کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔ایسا ہی جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں بُرا جانتے ہیں۔وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 33)

ماہنامہ اخبار احمدیہ میں چھپوانے کے لیئے اپنے علاقہ کی سرگرمیوں کی تفصیلی رپورٹ یا مضامین کی کاپی شعبہ تصنیف، بیت السبوح کے پتہ پر ارسال کیا کریں۔ای میل بھی کرسکتے ہیں۔میل کا پتہ اسی اخبار کے صفحہ نمبر ۴ پر اوپر کی جانب لکھا ہوا ہے جو یہ ہے۔Akhbar3 @yahoo .com

اخبار احمدیہ جماعت کے ویب سائیٹ alislam .org پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

گیس کا علاج

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

پیٹ میں گیس ہونا ایک عام مرض ہے۔اس کالم میں اس مرض کے لیئے مختلف طریقہءعلاج لکھے جارہے ہیں

نباتاتی گھریلو علاج:

چھلکا اسبغول 2 تا 4 چمچ پھیکے یا میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ یا میٹھے پانی میں ملا کر یا جوس میں حل کر کے صبح نہار منہ استعمال کریں۔

فوائد:

چھلکا اسبغول کا فائبر (ریشہ) معدہ و امعاء کے فاسد مادوں کو نکال دیتا ہے قبض کا ازالہ کرتا ہے۔معدہ، انتڑیوں کے السر (زخم) ورم وسوزش میں مفید ہے۔

اگر مزاج وطبیعت گرم ہو تو املی یا آلو بخارا خشک 30 گرام کو پانی میں بھگو کر اور اس کا پانی نتھار کر گلقند یا چینی سے میٹھا کر کے پلانا مفید ہے یا انار دانہ ایک چمچ پودینہ خشک ڈیڑھ چمچ ملا کر گھوٹ کر پلانا مفید ہے،سفوف دھنیا خشک دو چمچ یا سفوف آملہ دو چمچ بھی مفید ہے۔ یا سفوف ہرڑ سیاہ یا سفوف ہرڑ کابلی ایک تا ڈیڑھ چمچ بھی مفید ہے،مربہ ہرڑ اس مقصد کے لئے بہت نافع ہے۔

اگر طبیعت یا مزاج سرد ہو: تو سفوف افسنتین یا سفوف اجوائن دیسی یا سفوف ریوند خطائی یا سفوف ریوند چینی یا سفوف سونٹھ یا سفوف زیرہ سیاہ نصف تا ایک چمچ بہت مفید ہیں۔

گیس معدے کی جلن ،تیزابیت ،معدے کے السر (زخم) کے لئے درج ذیل پیٹینٹ ومرکب ادویات کسی اچھے دواخانے مثلاً ہمدرد،قرشی،اجمل کی درج ذیل ادویات استعمال میں لائیں۔

جوارش کمونی ، یا جوارش زنجبیل ، یا جوارش کمونی کبیر ، یا جوارش تبخیر ،یا جوارش معدی ،یا جورش جالینوس ، یا اطریفل زمانی ،یا اطریفل کشنیزی ،یا حب تنکار ،یا حب کبد نوشادری ،یا سفوف نمک سلیمانی۔

اجزائے نسخہ ہومیوپیتھی

Argent nitric - Nux vomica- Lycopodium - Anacardium - Belladonna - Arsenic alb - Carbovege - Chelidonium - Chamomilla -

پانچ سات گولیاں دن میں تین چار مرتبہ چوسیں،بفضل خدا معدے کی گیس ، تیزابیت ،جلن، معدے کا ورم ، السر (زخم)، کے لئے مفید وموثر ہے۔

ایک سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ کیا ہومیو علاج کے دوران ہربل یا نباتاتی ادویات استعمال میں لائی جاسکتی ہیں؟ اس کا جواب یہی ہے کہ جی ہاں بلکہ اسطرح بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ۔ جرمنی کے شب و روز

اسلامی تعلیم

صوبائی وزیر (ھیسن) مسٹر ہان نے صوبہ ھیسن کی اسلامی تنظیمات اور اداروں کو ایک مرتبہ پھر سے دعوت دی ہے کہ وہ ایک مکمل لائحہ عمل حکومت کے سامنے رکھیں جس کے مطابق صوبہ بھر کے سکولوں میں اسلامی تعلیم کا پیریڈ رکھا جاسکے۔اُن کا کہنا تھا کہ 2008ء میں یہ آفر دی گئی تھی تاہم ابھی تک کسی بھی تنظیم نے مکمل لائحہ عمل کے ساتھ اسلامی تعلیم کے مندرجات حکومت تک نہیں پہنچائے۔فروری 2011ء تک اگر حکومت کے پاس کوئی متفقہ لائحہ عمل آجاتا ہے تو قانون پاس کردیا جائیگا۔

شولر ٹکٹ

فرینکفرٹ میں آئندہ سے شولر ٹکٹ (جو کہ فرینکفرٹ ایریا کی تمام بسوں اور ٹرینوں پر چل سکتی ہے) سستی ملے گی۔ Clever Card نامی ٹکٹ جو کہ تمام سکولوں کے طلباء اور ہنرمند سکول کے طالب علم خرید سکیں گے۔شہری سفری سہولت فراہم کرنے والے ادارے Trafiq کے مطابق قبل ازیں یہ (Clever Card)499/Euro میں بارہ ماہ کیلئے ملتا تھا آئندہ سے یہ 100 Euro کی رعایت سے 399 / Euro سالانہ خریدا جاسکتا ہے۔

غربت کے خلاف محاذ

جرمن کیتھولک چرچ اور جرمن فلاح تنظیم (DGB) نے حکومتِ جرمنی سے پُرزور اپیل کی ہے کہ یورپ میں بڑھتی ہوئی غربت کی روک تھام کیلئے یورپی یونین کے پلیٹ فارم کو استعمال میں لاتے ہوئے جرمن حکومت معیارِ زندگی کو غربت کی سطح سے اوپر لانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔

جرمن کیتھولک چرچ کے صدر اور شہر Trier کے بشپ سٹیفان آکرمان (Stephan Ackerman) نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کی حکومت اس سلسلہ میں کوئی بھی ٹھوس قدم نہیں اُٹھا رہی۔لہٰذا حکومتِ جرمنی کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیے۔

جعلی ویزہ جات

جرمن کے دارالحکومت برلن میں ان دنوں سرکاری تفتیش کار وزارتِ خارجہ کے تحت مختلف سفارتخانوں کے عملہ سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وسطی امریکہ ، افریقہ اور مختلف روسی ریاستوں کے جرمن سفارتخانوں میں جعلی ویزہ جات جاری کئے گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ان سفارتخانوں میں رشوت لیکر جعلی کوائف کو درست ثابت کیا جاتا ہے اور پھر بعد میں جرمنی کے ویزے جاری کئے جاتے ہیں۔سرکاری تفتیش کاروں کے مطابق اس سکینڈل کی جڑیں بڑی گہری ہیں اور یہ وزارتِ خارجہ سے ہوتی ہوئی مختلف جرمن سفارتخانوں کے عملہ پر مشتمل افراد کا ایک لمبا اور مضبوط مافیا گروپ ہے۔حکومتِ جرمنی نے اس سلسلہ میں فوری ایکشن لیتے ہوئے کئی سفارتکاروں کو واپس بلوا کر تفتیش کا آغاز کردیا ہے۔

جرمنی میں جرمن زبان

سابقہ جرمن سفارتکار ڈاکٹر ہورسٹ شریمر Dr. Horst Schirmer نے (F.A.Z) اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے موجودہ حکومت کی جرمن زبان کو فروغ دینے اور غیر ملکیوں کے لئے ویزہ جات کے حصول کیلئے لازمی قرار دینے کے قانون کو فضول گردانا ہے۔اُن کا کہنا ہے کہ جرمنی کے بڑے ادارے اور بڑی بڑی کمپنیاں اپنے اشتہارات میں اور روزمرہ کے سلوگن میں انگریزی زبان کے مختلف فقرے اور الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ایک طرف تو حکومت ان کمپنیوں اور اداروں کو اس طرح کے کاموں میں مدد دے رہی ہے اور دوسری طرف غیر ملکیوں کو جرمن زبان سیکھنے کی لازمی پابندی کروا رہی ہے۔یہ دوغلی پالیسی چھوڑنی ہوگی۔اس طرح سے زبانوں کو فروغ نہیں ملتا۔

(یہ خبریں مندرجہ ذیل اخبارات سے حاصل کی گئیں،

F.N.P. 28.12.20

(F.A.Z. 20.12.2010

پوچھا تھا جب کسی نے امام الزمان سے
فرمایا سب سے بڑھ کے وظیفہ نماز ہے
کیا چیز اس سے بڑھ کے گناہوں کو دھوئے گی
آنکھوں میں گر ہیں آنسو،سینہ گداز ہے

(شاہد عبدالرؤف جرمنی)

ایک صدی سے اُوپر ہے

ارشاد عرشی ملک

عشق میں جب سے دل کو ہارا ایک صدی سے اُوپر ہے
دُکھ کا جو بھی وقت گذارا ایک صدی سے اُوپر ہے

جسم وجاں کے زخم فقط ہم مولا کو دکھلاتے ہیں
اپنے رب پر ناز ہمارا ایک صدی سے اُوپر ہے

طنز وتمسخر جور وستم ہم سہتے آئے برسوں سے
ہم نے سب کچھ کیا گوارا ایک صدی سے اُوپر ہے

گھر جلوائے ماریں کھائیں بے وطنی کے صدمے جھیلے
عشق کا یہ بھرپور نظارہ ایک صدی سے اُوپر ہے

نامِ خدا ہے اپنی طاقت نامِ محمدؐ اپنی دولت
اس دولت پر کیا گذارا ایک صدی سے اُوپر ہے

ظلم وجفا میں تازہ دم تم عشق ووفا میں تازہ ہم
جھگڑا یہ اپنا تمہارا ایک صدی سے اُوپر ہے

ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو تو تازہ قرضہ ہے
ہم پر یہ ادھار تمہارا ایک صدی سے اوپر ہے

اب کی بار خدا کے گھر میں خون کی ہولی کھیلی ہے
اب جو تم نے کیا خسارہ ایک صدی سے اُوپر ہے

جمعہ پڑھنے شوق سے آنے والے سارے ''کافر'' تھے
''مسلم تُم''! یہ زعم تمہارا ایک صدی سے اوپر ہے

خونِ ناحق کی قیمت تم صدیوں تلک چکاؤ گے
قہرِ خدا کو تم نے پکارا، ایک صدی سے اُوپر ہے

ہم اب رب کے فضل سے عرشی روشن منظر دیکھیں گے
ہم نے دیکھا یہ لشکارا ایک صدی سے اُوپر ہے

Vol. 16 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 1
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688652, Email: akhbar3@yahoo.com

جرمنی کے شب و روز

بین الاقوامی امدادی کمیشن

یورپی یونین کے کمیشن برائے امداد کے تحت یکم جنوری 2011ء سے جرمنی کی سربراہی میں ایک انٹرنیشنل ورکنگ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے 19000 ہزار ورکر دنیا بھر میں امدادی کاموں کے لئے سہولتیں فراہم کریں گے۔ اس نئے بین الاقوامی ادارے کا نام GIZ ہوگا۔ واضع رہے کہ یہ امدادی ادارہ حکومتِ جرمنی کے بجٹ سے حصہ لے گا عوامی ٹیکس کو امدادی سرگرمیوں پر خرچ کیا جاسکے گا

مہنگی ادویات

جرمنی میں یورپ کے دوسرے ممالک کی نسبت سے 500 گنا زیادہ مہنگی ادویات فروخت ہوتی ہیں اس بات کا انکشاف حالیہ شائع شدہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی رپورٹ 2010ء میں کیا گیا ہے۔ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے رپورٹر مسٹر اُلرش شوابے Ulrich Schwabe کے مطابق سویڈن میں جرمنی سے 500 گنا کم قیمت پر ادویات ملتی ہیں۔ اگر حکومت فارما انڈسٹری Pharma Industry پر اس بات کا دباؤ ڈالے کہ وہ جرمنی میں ادویات کی قیمت کم رکھیں تو سالانہ 10 ارب یورو کی بچت ہوسکتی ہے جو طبی انشورنس (Krankenkasse) کے اخراجات میں کمی کا باعث ہوگا اور عوام کو بہتر سہولیات دی جاسکیں گی۔ اب دیکھیں اس سلسلہ میں حکومتِ وقت کیا سہولت عوام کو دیتی ہے فی الوقت تو اخراجات بڑھنے کا اور عوام پر مزید بوجھ ڈالنے کا ہی عندیہ سننے میں آرہا ہے۔

چرچ میں طالب علموں کی کمی

ایوانگلیش چرچ Evangelischer Kirche کے طالب علموں میں بتدریج سالانہ کمی ہوری ہے اور ایک اندازے کے مطابق سال 2015 تک یہ انتہائی کم ہوکر رہ جائیگی۔ 1992 میں عیسائی جامعات سے عیسائی مبلغ بن کر فارغ ہونے والے طالب علموں کی تعداد 8500 تھی جو سال 2009 میں صرف 2300 رہ گئی کانفرنس سے اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے چیئرمین ایوانگلیش پادری کلاؤئس ویبر Klaus Weber نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل میں عیسائی مبلغ بن کر تعلیم کو آگے پھیلانے کی ترغیب دی جائے نیز ذاتی تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2030ء تک گرجے کے ممبران کی تعداد ایک تہائی رہ جائے گی۔ کانفرنس میں 400 پادری خواتین وحضرات نے شمولیت اختیار کی۔

کاروں کی کثرت

جرمنی میں کاروں کی کثرت کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ جرمن قوم کاروں کے درمیان بسنے والی قوم ہے۔ جرمن لوگ اپنی آمدورفت کے لیئے سب سے زیادہ اپنی کار کو ترجیح دیتے ہیں اور پھر ریل اور بس کا نمبر آتا ہے۔ بڑے شہروں میں رہنے والے لوگ 40 فیصد تک دوسرے ذرائع استعمال کرتے ہیں جبکہ 60 فیصد جرمن اپنی کار کے ذریعہ ہی خرید وفروخت اور اپنی ملازمتوں تک کا سفر کرتے ہیں۔ البتہ 300 کلو میٹر سے زائد سفر کرنے کیلئے زیادہ تر اپنی کار یا اپنی VAN کو استعمال کرتے ہیں۔ جرمنی کی مشہور زمانہ کار کمپنی عوامی کار VW دنیا کی سب سے بڑی کار بنانے والی کمپنی ہے۔

چرچ کی تنقید

جرمنی دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے جو فوجی ہتھیاروں کی برآمد سے زرمبادلہ کماتا ہے۔ جرمن متحدہ چرچ کے صدر بشپ Jüsten نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جرمنی کی حکومت کو حکومتی خزانہ کو پُر کرنے کیلئے ہتھیاروں کی انڈسٹری پر انحصار نہیں کرنا چاہئے اور دوسری اہم اور کارآمد صنعتوں کو بھی ترقی دینی چاہئے۔ متحدہ چرچ آف جرمنی جس میں کیتھولک فرقہ اور ایوانگلیش فرقے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، نے مشترکہ اعلامیہ میں حکومتِ جرمنی پر فوجی اور دیگر ہتھیاروں کی برآمد کی پُر زور مذمت کی ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ ہتھیاروں کی برآمد میں اوّل نمبر پر ہے۔

ہاؤس فل یونیورسٹی

جرمنی میں سال 2011 سے لازمی فوجی خدمات ختم کر دی گئی ہیں لہٰذا یونیورسٹی کیمپس میں سال 2011 میں 40000 کے قریب زائد داخلے متوقع ہیں۔ علاوہ ازیں صوبہ بائرن اور صوبہ نیدرزاکسن میں گمنازیم سکول کی تعلیم کے دورانیہ میں بھی سال کی کمی ہونے کی وجہ سے متوقع سٹوڈنٹ کی یونیورسٹیز میں داخلے کی تعداد بڑھ جائیگی۔ یہ تعداد 70000 ہزار سے زائد کے قریب پہنچے کا اندازہ ہے۔ جوکل نئے داخلوں کا چھٹا حصہ ّ ہے۔

جرمن یونیورسٹیز کے صدر چانسلر Jaroch یاروخ صاحب کا کہنا ہے کہ فی الوقت پہلے ہی جرمنی کی یونیورسٹیز کی حالت نازک ہے اور قریب قریب سبھی یونیورسٹیوں میں ہاؤس فل ہے اور حکومت کی بچت پالیسی کے تحت یونیورسٹیوں کو ملنے والی حکومتی امداد میں بھی کمی کی گئی ہے جسکا اثر یونیورسٹیوں کی عمارتوں کی تعمیر نو اور بجٹ پر پڑ رہا ہے۔ زائد امداد کے بغیر کام مشکل ہوگا۔

مسلمانوں میں خوف وہراس

دہشت گردی کے حوالے سے موجودہ حالات کے تناظر میں جو بحث جرمنی میں ابلاغ عامہ میں چھڑی ہوئی ہے اس پس منظر کو لے کر ایک بڑی تعداد میں نفرت سے بھری اور دھمکیوں والی ای میلز جرمنی کی مسلمان تنظیموں کو بھیجی جارہی ہیں۔ مسلم تنظیم کے راہنما ''ایمان میزائق'' نے ایک انٹرویو میں فنانشل ٹائمز جرمنی کو بتایا کہ ایسے موقع پر جب جرمنی میں دہشت گردی کی خبروں کو ہوا دی جارہی ہے اسلام اور دہشت گردی میں اور عام مسلمانوں میں فرق واضح کرنا حکومت اور جرمن معاشرہ کا فرض ہے ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہے، یہ بات جرمن عوام کو سمجھنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور سمجھتے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم دہشت گردوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ اس طرح کی فضاء پیدا کرنے سے دہشت گردوں کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔، جرمن شہریوں (بشمول مسلمان) میں خوف و ہراس کی فضا کا پیدا ہونا حکومت جرمنی کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جرمنی کے لئے وفاقی ادارہ برائے تفتیش

F.B.I. یعنی فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن (وفاقی ادارہ برائے تفتیش) جرمنی بھی دہشت گردی کے متوقع حملوں کی زد میں آسکتا ہے۔ ایسی خبروں نے جرمنی کی حکومت کو کافی کچھ سوچنے پر مجبور کردیا ہے۔ حکومتی پارٹی C . D . U کے آئینی ماہر جناب ایکارڈ وریتھ باخ (Eckard Werthebach) نے آئینی کمیٹی کے سامنے تجویز رکھتے ہوئے کہا ہے کہ جرمنی کو امریکن طرز پر F . B . I کی مانند ایک ادارے کی ضرورت ہے۔ جس میں جرمنی کے وفاقی ادارہ برائے جرائم Bundeskriminalamt اور وفاقی ادارہ برائے محصولات (ZOLL) کے ماہرین کو شامل کرکے ایک جرمن F.B.I بنائی جائے۔ جبکہ دوسری جانب حالیہ مالیاتی عالمی بحران اور حکومتِ وقت کی بچت پالیسی کی وجہ سے جرمن پولیس کے 9000 افراد کی ملازمتیں ختم کردی گئی ہیں۔ اس طرح آنے والے دنوں میں مزید کمی کا اندازہ ہے جبکہ آئینی ماہرین اور کمیٹی حکومت سے مزید بھرتیوں کا مطالبہ کررہے ہیں۔

سوشل اصلاحات

2011ء سے لاگو ہونے والی نئی سوشل اصلاحات کا قانون ایک مرتبہ پھر سے نظر ثانی کے بعد (مجوزہ سوشل اصلاحات برائے ہارٹز IV) قابلِ قبول نہیں ہے۔ قانون کو صوبائی حکومتوں نے ویٹو کردیا ہے۔ اُدھر سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلہ کے مطابق سوشل اصلاحات 2011ء کے شروع سے لاگو ہونی چاہئے تھیں۔ اب حکومت گومگو کی کیفیت میں ہے۔ حکومتی حلقے کے مطابق مارچ 2011ء تک یہ نئی اصلاحات کا قانون جاری ہو جائیگا۔

2011ء نئی اُمیدیں نئی ترقیاں

سال 2011ء میں جرمن معاشیات کی بنیادی ترقی کو فروغ ملے گا اور تقریباً 70 ہزار نئی جاب کی آفر عوام کے سامنے آئیں گی۔ جرمن معاشیات خود انحصاری کو بروئے کار لاتے ہوئے بغیر کسی بیرونی مدد کے ایک مرتبہ پھر سے مضبوط ہو رہی ہے۔ وفاقی وزیر برائے معاشیات Hans Peter کے مطابق حالیہ عالمی اقتصادی بحران کے بعد جرمن معاشی ترقی روز بروز اوپر جارہی ہے اور ملک کو آگے بڑھانے کے لئے یہ ایک اچھا رجحان ہے۔ جس کے لئے ہم صنعتی اداروں کے ممنون ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

قانع

قانع اس سائل کو کہتے ہیں جو کچھ اسے دیا جائے اس پر راضی ہو جائے پس آپ بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ جو کچھ آپ دیں اس پر وہ راضی ہو جایا کریں اور مانگنے کی عادت نہ ہو۔ بچوں کا استطاعت سے بڑھ کر مطالبہ کرنا ہی حماقت ہے بڑھ کر مطالبہ کا لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ مائیں پھر جائز، ناجائز کا فرق بھول جاتی ہیں اور بعض اپنے خاوندوں کی چوری جائز سمجھتی ہیں۔

قناعت کا ایک معنی یہ ہے کہ توفیق ہو پھر بھی کسی اعلیٰ غرض (جماعت) کی خاطر بچایا جائے۔

قناعت اسی میں ہے کہ اپنی زینت (سر کے بال وغیرہ) کو چھپا کر رکھیں قناعت کے نتیجہ میں ہی انسان صبر اختیار کرتا ہے۔ قناعت کا ایک معنی یہ ہے کہ سارا دن کام کرو اپنی روزی کماؤ رات کو ضرور اپنے گھر لوٹ آؤ جسے پرندے چرندے جب اپنی پناہ گاہوں کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ بھی انکی قناعت ہے۔ اپنی اولاد کی اس رنگ ہیں تربیت کریں کہ جب تک خدا چاہتا ہے ان کو باہر رہنے کا حق ہے۔ کچھ طالب علم ہوں گے کچھ کام کرنے والے لیکن اس کے بعد گھروں کو لوٹ آئیں۔

قناعت کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنے گھروں پر قانع ہو جائیں۔ اب جو لوگ اپنے گھروں پر قانع نہیں ہوتے وہ بازاروں میں آوارہ گردیاں کرتے پھرتے ہیں کسی کے خاوند ہوں یا بچے ہوں یا بچیاں ہوں جو بھی اپنے پر قانع نہیں ہونگے اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ پھر باہر قانع ہوتے ہیں آوارہ گردی اس کا طبعی قطعی نتیجہ ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا لجنہ سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 22 اگست 1998ء)